Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۶ شوال ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۰ تبوک ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۱۴

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تاحال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر سفرِ یورپ پر ہیں۔ اِن دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔ آجکل حضور کا دانتوں کا علاج ہو رہا ہے اور طبیعت ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، سفر و حضر میں حضور کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں اور حضور اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۱۹ ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تادیر آپ کے بابرکت سایہ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید مبلغِ نائیجیریا پچھلے دنوں قے اور بخار کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ جسم میں پانی کی مقدار بھی کم ہو گئی جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(ولی الرحمٰن سنوری کارکن حدیقۃ المبشرین ربوہ)

عزیزہ طاہرہ صدیقہ بنت محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) کا نکاح مکرم مبشر احمد صاحب بٹ ابن مکرم محمد عدالت خان صاحب آف خانیوال سے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۱۶ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

(مبارک مصلح الدین، ربوہ)

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۵/۶/۷۸ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی سول لائن گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام محمد حسن اختر تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور خادمِ دین بنائے۔ (ایم، ایس۔ اختر۔ دفتر تحریکِ جدید ...)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

نماز مومنوں پر ایک مؤقت فرض ہے اسے بہت سنوار کر پڑھا کرو

یہ مومنوں کا معراج ہے اور ساری ترقیات کا زینہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء: ۱۰۴)

ترجمہ:۔ جب تم مطمئن ہو جاؤ تو نماز کو سنوار کر پڑھو۔ نماز مومنوں پر یقیناً ایک مؤقت فرض ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ — ترجمہ:۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اِس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال، قطب گذرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اِسی نماز کے ذریعہ سے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لئے اکمل و اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کے ہیں۔ پس کشاکش نفس سے انسان نجات پا کر اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

غرض یاد رکھو کہ یقیمون الصلٰوۃ وہ ابتدائی درجہ اور مرحلہ ہے جہاں نماز بے ذوقی اور کشاکش سے ادا کرتا ہے۔ لیکن اس کتاب کی ہدایت ایسے آدمی کے لئے یہ ہے کہ اس مرحلہ سے نجات پا کر اس مقام پر جا پہنچے جہاں نماز اس کے لئے قرۃ العین ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱۰، ۳۱۱)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ر شوال ۱۳۹۸ھ
۲۰ر تبوک ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اللہ اور اس کا عظیم الشان ثمر

اللہ تعالیٰ کے مامور اُس وقت دنیا میں آتے ہیں جب لوگ تقویٰ کی راہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور اپنی بداعمالیوں کے سبب اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتے ہیں۔ مامورینِ الٰہی انہیں نیکوکاری کی تعلیم دے کر اس طرف دعوت دیتے ہیں کہ وہ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لے آئیں اور اس طرح اپنے آپ کو آنے والے عذاب سے محفوظ کرلیں۔ جو لوگ ان پر ایمان لے آتے ہیں انہیں وہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن کرکے فی الواقعہ خدائی امان کے نیچے لے آتے ہیں اور اس طرح وہ خدائی عذاب سے جس کا بالآخر آنا لوگوں کی نافرمانیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے ناگزیر ہوتا ہے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

تقویٰ کے ثمرات میں سے ایک ثمر یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں خدائی عذاب سے حفاظت میسر آتی ہے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ ظہور میں آئی اور آپ نے خدائی حکم کے ماتحت لوگوں کو حق کی طرف دعوت دی اور اکثر نے اُس دعوت کو ٹھکرا دیا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ دوسروں کے رجوع الی الحق میں رکاوٹیں کھڑی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تو خدا تعالیٰ نے آپ کو صبر اور استقامت کے ساتھ دعوت الی الحق کا فریضہ ادا کرنے کا بار بار حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُکُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ پھر (بھی) اگر وہ اعراض کریں تو اُن سے کہہ دے کہ مَیں نے تم کو اُس عذاب سے جو عاد اور ثمود کا سا عذاب ہے ہوشیار کر دیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عاد اور ثمود پر آنے والے عذاب کی طرف اشارہ کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تفصیل سے بتایا کہ ان پر کیوں اور کس رنگ کا عذاب آیا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ چنانچہ جب کفارِ مکہ کسی صورت بھی انکار اور ایذا رسانی سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں عاد اور ثمود کی انتہائی قابلِ اعتراض روش یاد دلاتے ہوئے فرمایا:۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ جب ان کے (یعنی عاد و ثمود) کے پاس ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی رسول آئے یہ کہتے ہوئے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے ان کو جواب دیا کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو ہم پر خود فرشتے نازل کر دیتا پس ہم اس تعلیم کا جس کے ساتھ تم کو بھیجا گیا ہے انکار کرتے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قوم عاد پر آنے والے عذاب کا تفصیل سے ذکر کیا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:۔ اور عاد کی قوم نے زمین میں بغیر کسی حق کے تکبر سے کام لیا اور کہا ہم سے زیادہ قوت میں کون ہے۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جس خدا نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور وہ ہماری آیتوں کا بالضد انکار کرتے تھے۔

پس ہم نے اُن پر ایک ایسی ہوا بھیجی جو بڑی تیز تھی اور منحوس دنوں میں آئی تھی تاکہ ہم انہیں اس دنیا میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور اُخروی زندگی کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر رسوائی کا ہے اور (وہاں) ان کی کسی رنگ میں مدد نہ کی جائیگی۔

مسلسل انکار و تکذیب اور خدائی احکام کی نافرمانی اور بداعمالی کی وجہ سے اسی قسم کا انجام قوم ثمود کا بھی ہوا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو اُن کا انجام بھی یاد دلاتے ہوئے فرمایا:۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اور ثمود (کا یہ حال تھا کہ) ہم نے اُن کو ہدایت کا راستہ دکھایا تھا لیکن انہوں نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح دی پس اُن کو ایک رسوائی کے عذاب نے انکے اعمال کی وجہ سے آگھیرا۔

کفارِ مکہ کو عاد اور ثمود کا انجام یاد دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نافرمان قوموں پر آنے والے عذابوں کے تعلق میں ایک بات کا بطور خاص ذکر کیا ہے اور فی الوقت ہم اس کی اہمیت ہی ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس خاص بات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے تھے اور متقی بن گئے تھے بچا لیا۔

اللہ تعالیٰ نے بطور خاص جس بات کا ذکر کیا ہے یہ ہے کہ عاد اور ثمود کی بداعمالیوں کی وجہ سے جب عذاب آیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قوموں میں سے ان لوگوں کو جو ایمان لے آنے کے بعد تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لے آئے تھے اُس عذاب سے بچا لیا تھا یعنی وہ اس سے محفوظ رہے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تقویٰ ایسا عظیم الشان وصف ہے جو خدائی عذابوں سے بچنے میں ڈھال کا کام دیتا ہے۔ ظاہر ہے کوئی شخص بھی خدائی عذاب سے بچ نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ اُس پر رحم نہ کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۵۶)

ترجمہ:۔ اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور تقویٰ کا ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ایک مومن محض تزکیۂ نفس اور رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسے عذابِ الٰہی سے نجات میسر آئے گی اور وہ محفوظ و مامون رہے گا یعنی نَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ کا وعدہ اس کے حق میں ضرور پورا ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ محض ایمان لانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو کر اور اس کے جملہ تقاضوں کو پورا کرکے صحیح معنوں میں متقی بننا ازبس ضروری ہے۔

غنی وہی ہے جو دل کا بھی ہو غنی اے دوست

خدا نہ جس سے ہو راضی وہ بندگی کیا ہے
کسی کے کام نہ آئے تو آدمی کیا ہے

مری حیات کا مقصد اگر نہ ہو پورا
جیوں ہزار برس بھی تو زندگی کیا ہے

غنی وہی ہے جو دل کا بھی ہو غنی اے دوست
وگرنہ سیم و زر و مال کا غنی کیا ہے

مَیں اپنے فقر پہ قانع ہوں اے مرے خالق
مجھے خبر ہے مآلِ تونگری کیا ہے

ہے اپنے مدمقابل سے قدر ہر شَے کی
نہ ظلمتیں ہوں جہاں میں تو روشنی کیا ہے

وجود غیر کا مرہونِ منّتِ شر ہے
غم و الم کے تصوّر کے بن خوشی کیا ہے

بدلتی رہتی ہے اکثر یہ موسموں کی طرح
جہاں میں حضرتِ انساں کی طبع بھی کیا ہے

نہ وقت پڑنے پہ کام آئے تو اگر صدیق
تو دوست سے ترا دعوائے دوستی کیا ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاقی نمونہ

مکرم مولوی محمد حسین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسانی پیدائش کی یہ غرض بیان فرمائی ہے کہ ہم نے انسان کو محض اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس مقصد کی طرف متوجہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے وقت مختلف انبیاءؑ کو نمونہ بنا کر بھیجا۔ ہر کام میں نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ خواہ کام دنیا کا ہو یا دین کا جب نمونہ سامنے نہ ہو تو کئی قسم کی غلطیوں کا احتمال ہوتا ہے مگر نمونہ دیکھ کر انسان ان غلطیوں سے بچ جاتا ہے۔

انبیاء کے نمونہ ہونے پر قرآنی شہادت:

اخلاقی امور میں انبیاء دنیا کے لئے نمونہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ"
(النساء: ع)

اس دن لوگوں کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت کے سامنے ان کے نبی کو جسے نمونہ کے طور پر بھیجا گیا تھا پیش کریں گے اور کہیں گے کہ ہم نے یہ نمونہ تمہاری طرف بھیجا تھا تم نے اپنے آپ کو کہاں تک اس کے مطابق بنایا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کے متعلق قرآنی اعلان:

اللہ تعالیٰ آپ کو بطور نمونہ پیش کرکے فرماتا ہے:۔

"وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ ۖ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ"
(الحج ع)

ان آیات کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچنے اور اس کی مشابہت اختیار کرنے کے لئے پوری کوشش کرو اور جہاں تک زور چل سکتا ہے لگاؤ۔

هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو بڑی بزرگی اور بڑائی بخشی ہے اور ایسے احکام نازل کئے ہیں جن پر عمل کرنا کچھ بھی مشکل نہیں اگر تم اپنے نبیؐ کا نمونہ بننا چاہو تو بن سکتے ہو۔ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ۔ ہم ابراہیمی طریق پر تمہیں چلا رہے ہیں۔ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا وہ طریق یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی امتوں میں بھی اور اس امت میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔ لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ۔ یہ ہم نے اس لئے کیا تاکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے نمونہ کے طور پر رہیں۔ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اختیار کرکے باقی سب دنیا کے لئے اپنے اپنے دائرہ میں نمونہ بن جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم نے اللہ کا نقش قبول کرنا ہے تو تمہارا کام یہ ہے کہ تم نمازیں پڑھو اس کے ذریعہ وہ الوہیت کا رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے تم پر خوب چڑھ جائے گا اور تم بھی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ گے۔

وَآتُوا الزَّكَاةَ فرماتا ہے اگر تم میری خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو تو زکوٰۃ ادا کرکے بنی نوع انسان کی خدمت کرو۔ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ فرماتا ہے کہ تم اپنے آپ کو ہر قسم کے حملوں سے بچاؤ یعنی کوشش کرو کہ تم میں اور تمہارے خدا میں کوئی مغایرت نہ رہے۔ اور تم محمدؐ کی اقتداء کرتے کرتے ایسے بن جاؤ کہ خدا تمہارے دل میں اتر پڑے تمہارے ہاتھ اس کے ہاتھ تمہارے پاؤں اس کے پاؤں اور تمہاری زبان اس کی زبان بن جائے تم اپنے نفس سے کھوئے جاؤ اور خدا کے ہاتھ کا ایک ہتھیار بن جاؤ گے هُوَ مَوْلَاكُمْ جب تم اس کے مشابہ ہو جاؤ گے وہ تمہارا محافظ اور نگران ہو جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو! ہمارے بہت سے انبیاء گزر چکے ہیں جن کی بڑی شان تھی وہ سارے لوگ تھے جن کو ہدایت دی گئی تھی۔

فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ پس ہم ساروں کو ہدایت کے پیچھے چلنے کا تمہیں حکم دیتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم گزشتہ انبیاء کے نمونوں کی اتباع کس طرح کریں جبکہ ہمارے سامنے کسی نبی کا نمونہ موجود نہیں فرماتا ہے

وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا۔ فرماتا ہے یہ کتاب ایک سمندر ہے گزشتہ انبیاء کی تمام تعلیمیں اس قرآن میں جمع کر دی گئی ہیں ساری ہدایتیں قرآن کریم میں اور سارے نمونے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے ہیں ان کے مطابق عمل کرکے تم تمام انبیاء کی ہدایتوں پر اور نمونوں پر عمل کرنے والے بن سکتے ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی عظیم الشان برکات:

جب ہم حضورؐ کے اعمال پر نگاہ دوڑاتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے سارے اعمال ہی قرآن کریم کے مطابق تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے تو آپؓ نے فرمایا تم مجھ سے کیا پوچھتے ہو كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ (مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۲۶) کہ آپؐ کے اخلاق وہی تھے جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور قرآن کریم کی بات ایک ہی تھی" (تقریر حضرت مصلح موعودؓ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء قادیان)

اخلاق کے معنی:

اخلاق درحقیقت صفاتِ الٰہیہ کے اس ظہور کا نام ہے جو بندے کی طرف سے ہو پس جب ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کی نقل کرتے ہیں تو یا اخلاق کہلاتے ہیں۔ اخلاق کی درستی کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل نمونہ بنایا اور آپؐ کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ"

ہم قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ تو نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

ہماری نجات کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش اپنے دلوں پر قائم کریں۔

اخلاق نبویؐ کے متعلق حضرت خدیجہؓ کی گواہی:

احادیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی تو اس احساس ذمہ داری کی وجہ سے کہ اتنا بڑا کام میں کس طرح کر سکوں گا آپؐ گھبرائے ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی اور یہ الفاظ کہے:۔

"كَلَّا وَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا (۱) إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ (۲) وَتَحْمِلُ الْكَلَّ (۳) وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ (۴) وَتَقْرِي الضَّيْفَ (۵) وَتُعِينُ عَلَىٰ نَوَائِبِ الْحَقِّ"

گھبرائیں نہیں آپ ناکام نہیں ہو سکتے آپ کے اندر پانچ عظیم الشان خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ آپ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتے ہیں اور حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ جو لوگ کمزور اور نادار ہیں آپ ان کا سہارا بن کر ان کا بوجھ اٹھاتے ہیں

وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ: وہ نیکیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور عمدہ اخلاق جن کو دنیا قبول چکی ہے آپ وہ نیکیاں بجا لاتے ہیں اور وہ اخلاق قائم کرتے ہیں۔

وتقری الضیف۔ آپ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ وتعین علی نوائب الحق۔ اور جن لوگوں پر کوئی حقیقی مصیبت آجاتی ہے آپ ان کی مدد کرتے ہیں یہی وہ خوبیاں ہیں جن کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔

صلہ رحمی:

صلہ رحمی میں رشتہ دار۔ قبیلہ۔ قوم اور ملک کے افراد شامل ہیں ہر ایک سے اس کے درجہ کے لحاظ سے سلوک کرنا صلہ رحمی میں داخل ہے اس معاملہ میں حضور علیہ السلام کا اسوہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے آپ اپنوں اور بیگانوں سے اچھا سلوک کرتے تھے آپ کے دل میں قریب رہنے والوں کی بھی محبت تھی اور دور رہنے والوں کی بھی محبت تھی۔ ہر ایک کے ساتھ اس کے مقام اور درجہ کے مطابق پیش آتے تھے یہی چیز دنیا میں امن قائم کرنے کا ذریعہ ہے

مہمان نوازی:

حضور علیہ السلام کی مہمان نوازی نہ صرف اپنی قوم کے ساتھ مخصوص تھی اور نہ اپنے ملک کے ساتھ مخصوص تھی بلکہ جو بھی اجنبی ہوتا خواہ وہ کسی ملک و ملت سے تعلق رکھنے والا ہوتا آپ اس کی مہمان نوازی کرتے یہ وہ خوبی ہے جس پر عمل کر کے ہم پیار اور محبت سے معمور حسین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں

ناداروں اور مظلوموں کی امداد:

تحمل الکل کے معنی ہیں جو معذور ہیں ان کی مدد کرنا مثلاً لولے لنگڑے اور اندھے جو کام کرنے سے معذور ہوتے ہیں ان کی مدد کرنا اسی طرح اگر ماں باپ مر جائیں اور بچے یتیم رہ جائیں تو ان بچوں کی پرورش کرنا اور انہیں تعلیم دلانا جو بے سہارا لوگ ہیں جن کے حالات اچھے نہیں ان کا سہارا بننا ان کی ہر قسم کی امداد کرنا یہ خوبی قومی ترقی کا ایک راز ہے اس کے بغیر کسی قوم اور ملک کا ترقی کرنا ناممکن ہے۔

ضرورت مند طبقہ کی امداد:

وتعین علی نوائب الحق۔

بعض لوگ معذوروں کی تو امداد کرتے ہیں لیکن ایسے مصیبت زدہ لوگ جو کما تو سکتے ہیں لیکن اپنی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے مثلاً ایک شخص دو سو روپیہ ماہوار کماتا ہے لیکن ضرورت اسے چار سو روپیہ کی پڑتی ہے حضور ایسے لوگوں کی بھی امداد کیا کرتے تھے جن کو عموماً لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں۔

قومی ترقی کے لئے

نئی راہوں کی تلاش:

وتکسب المعدوم: اعلیٰ اخلاق فاضلہ اور علوم کو زندہ رکھنے کے لئے نئی نئی ایجادوں کا ہونا نہایت ضروری ہے اور وہ قومیں کبھی زندہ نہیں رہتیں جن میں نئے علوم اور ایجادات کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ تکسب المعدوم: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کی پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ جو چیزیں دنیا والوں کو آج معلوم نہیں آپ ان کو بھی دریافت کر کے دنیا میں پھیلا رہے ہیں گو آپ کے ذریعہ ترقی اور ایجاد کا مادہ قائم ہوا

ہمارا فرض:

ہمیں اپنے ہر قول اور فعل اور ہر حرکت و سکون میں ہر امر مد نظر رکھنا چاہیئے کہ ہمارا کوئی کام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق عمل کے خلاف نہ ہو کیونکہ ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم آپ کی کامل متابعت اختیار کریں اور آپ کے روحانی نقوش اپنے آئینہ قلب پر پیدا کریں۔

قیمتی نصیحت:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اندر یہ ملکہ پیدا کریں کہ جب بھی وہ کوئی کام کریں اس حیثیت سے نہ کریں کہ مثلاً اللہ دتا یا عبد اللہ یا شکر اللہ یہ کام کر رہا ہے بلکہ جب بھی وہ کوئی کام کرنے لگیں اس وقت سوچیں اور غور کریں کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جگہ ہوتے تو کیا وہ وہی کام کرتے جو میں کر رہا ہوں۔ آخر خدا ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے وہ ہم سے یہی مطالبہ کرتا ہے کہ ہم محمد رسول اللہ ؐ کے اخلاق اور آپ کی عادات کی پوری پوری نقل کریں اور وہی کام کریں جو آپ نے کئے .... پس تم اپنی زندگی میں وہ اعمال پیدا کرو جن کا نمونہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے سامنے رکھا ہے تمہارے لئے نجات کا سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں کہ تم اپنے دل پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچو اور اپنے آپ کو ان جیسا بنانے کی کوشش کرو بلکہ تمہارے لئے اس زمانہ میں اور بھی آسانی پیدا ہو گئی ہے کیونکہ وہ تصویر جو مٹ چلی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس کو دوبارہ روشن کر دیا ہے۔ مٹی ہوئی تصویر سے نقشہ کھینچنا مشکل ہوتا ہے لیکن اگر تصویر پر دوبارہ رنگ پھیر دیا جائے تو نقشہ اتارنے میں کوئی دقت پیش نہیں آسکتی۔"

(تقریر حضرت مصلح موعود جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

حضور علیہ السلام کی پیشگوئی:

فرمایا ایک زمانہ آئے گا لوگ ان اخلاق کو بھول جائیں گے اس وقت یحیی الدین و یقیم الشریعۃ کے مطابق ایک بطل جلیل کے ذریعہ ان اخلاق کو دوبارہ قائم کیا جائے گا۔

چنانچہ اس زمانہ میں آپ کے اخلاق کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ آج کوئی بھی خلق ایسا نہیں رہا جس کا نمونہ ہمارے سامنے موجود نہ ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے احکام کی وہ تشریحات ہمارے سامنے رکھ دی ہیں جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عامل تھے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور کردار کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونہ کے مطابق ڈھال کر خدائی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھا لیں۔

افراد جماعت کو نصیحت:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں میں نے پہلے بھی کئی دفعہ نصیحت کی ہے اور اب پھر کہتا ہوں کہ تمہارا سب سے بڑا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ خواہ کتنا ہی چھوٹا سہی مگر بہر حال تم اپنے دائرہ میں چھوٹے محمد بن جاؤ جس دن تم میں سے ہر شخص اپنے آپ کو چھوٹا محمد بنانے کی کوشش کرے گا جس دن تم اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بن جاؤ گے اور جس دن تمہاری زندگیوں میں محمد رسول اللہ کے اعمال کی جھلک پیدا ہو جائے گی دنیا سمجھ لے گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور تمہارے اعمال اور اخلاق اور کردار کو دیکھ کر اس کے دل میں تمہاری محبت بڑھتی چلی جائے گی اور تم ایک زندہ اور مجسم نمونہ ہو گے تم چلتی پھرتی تبلیغ کرو گے تم دنیا کے رہنما اور راہبر ہو گے۔ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ کی طرف دنیا کو کھینچ کر لانے والے ہو گے اور وہ لوگ بھی آخر تمہارے نمونہ کو دیکھ کر بے تاب ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ جب تک ہم سب سے بڑے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیں ہم صبر نہیں کر سکتے تب دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے گی اور تمام بنی نوع انسان آپ کی غلامی میں شامل ہو جائیں گے۔"

(تقریر حضرت مصلح موعود رضی بر جلسہ سالانہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۸ء)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضور علیہ السلام کے اسوہ پر عمل کر کے بنی نوع انسان کی ہدایت کا موجب بنیں اور وہ دن جلد آئیں جب دنیا میں خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو جائے اور حضور کے نور سے ظلمتیں اور تاریکیاں مٹ جائیں اللھم آمین!

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ کئی ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں قارئین الفضل سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سراج دین کارکن دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۹۲

میں آمنہ بی بی بیوہ شیخ محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرخان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزن ۹ تولہ قیمت ۴۲۰۰/- روپے
۲۔ ایک عدد سلائی مشین ۱۰۰/- روپے
۳۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آمنہ بی بی بیوہ شیخ محمد عبداللہ صاحب مکان نمبر ۶۶ وارڈ نمبر ۱۲ گوجرخان راولپنڈی۔

گواہ شد۔ محمد رفیق ولد محمد عبداللہ صاحب مرحوم گوجرخان راولپنڈی۔

گواہ شد۔ منظور احمد ولد شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم گوجرخان راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۳۷۹۳

میں نعیمہ اختر زوجہ سعد بن ظریف۔ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن لطیف آباد حیدرآباد سندھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزن ۷ تولہ قیمت ۴۲۰۰/- روپے
۳۔ سلائی مشین ۵۰۰/- روپے
۴۔ رسٹ واچ ۲۰۰/- روپے
۷۴۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ نعیمہ اختر زوجہ سعد بن ظریف صاحب ا۳-سی لطیف آباد نمبر ۶ حیدرآباد سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد سندھ۔

گواہ شد۔ سعد بن ظریف (خاوند موصیہ) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سنٹرل کسٹم اینڈ ایکسائز حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۳۷۹۴

میں نسیم عزیز ولد عزیز حسین صاحب پیشہ تجارت۔ پیدائشی احمدی عمر ۲۵ سال ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ نسیم عزیز ڈی - 98 K.D.A No.2 کراچی نمبر ۸۔

گواہ شد۔ محمود احمد مبشر وصیت نمبر ۱۵۶۷۰ سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۷۹۵

میں سفیر احمد باجوہ ولد چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۶۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ سفیر احمد باجوہ R-31/15 دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ محمود احمد وصیت نمبر ۱۱۳۳۱ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ بیومانٹ روڈ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۷۹۶

میں امۃ القیوم زوجہ سفیر احمد صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپیہ
۲۔ زیور طلائی وزن ۱۰½ تولہ قیمت ۶۸۲۵/- روپیہ
۱۱۸۲۵ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ امۃ القیوم زوجہ سفیر احمد صاحب باجوہ R-31/15 دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ سفیر احمد باجوہ (خاوند موصیہ) دستگیر سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۷۹۷

میں طاہرہ پروین بنت نور محمد صاحب قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی وزن ایک تولہ چار ماشہ قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ طاہرہ پروین بنت نور محمد صاحب جنڈو ساہی ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ بشارت احمد ولد نور محمد صاحب جنڈو ساہی سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ نور محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ تربیتی اجتماع

عہدیداران انصار اللہ سے ضروری گزارشات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ اخاء ۱۳۵۷ ہش / اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی برکات کا حامل ہوتا ہے خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور قلوب میں اثر پیدا کرنے والی نصائح سننے کا موقع ملتا ہے حاضرین بزرگان سلسلہ اور اہل علم اصحاب کی پُرمغز تقاریر سے بھی مستفید ہوتے ہیں۔ رقت سے پُر دعاؤں اور انابت الی اللہ کے جو مواقع اجتماع میں ملتے ہیں ان کی لذت شامل ہونے والے احباب ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ دلوں میں ایک خاص قسم کی طمانیت اور سکون پیدا ہوتا ہے۔ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور دوستوں سے ملاقات ان امور کے علاوہ ہے۔

آپ ازراہِ کرم ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے انصار کو پُرزور تحریک فرمائیں۔ دستورِ اساسی انصار اللہ کے مطابق ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع نیز زعماء اعلیٰ و زعماء کی اس مرکزی اجتماع میں حاضری لازمی ہے سوائے اس کے کہ وہ صدر مجلس سے قبل از وقت رخصت حاصل کرلیں۔ براہِ کرم مندرجہ ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں:۔

(۱) صدرِ مجلس و نائب صدر صف دوم کی سہ سالہ میعاد اس سال کے آخر پر ختم ہو رہی ہے۔ امسال اجتماع کے موقع پر ان ہر دو عہدوں کا تین سال کے لئے انتخاب ہوگا آپ ازراہِ کرم اپنی مجلس کی طرف سے حسبِ قواعد ان ہر دو عہدوں کے لئے الگ الگ نام تجویز کر کے بھجوا دیں۔

(۲) شوریٰ انصار اللہ کے لئے اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے کوئی تجویز بھجوانا چاہتے ہوں تو مجلسِ عاملہ کی منظوری کے بعد لکھ کر (معیّن الفاظ میں) دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(۳) اپنی مجلس کی طرف سے نمائندگانِ شوریٰ کا انتخاب کروا کر ان کے اسماء سے مرکز کو مطلع فرماویں۔ قواعد کے مطابق بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ مقرر ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ بلحاظ صحابی ہونے اور ناظمین اعلیٰ / ناظمین اضلاع نیز زعماء اعلیٰ / زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے ممبر ہوں گے نمائندگان کی اطلاع مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ اخاء / اکتوبر مقرر کی گئی ہے اس تاریخ تک آپ کی طرف سے اطلاع مل جانی چاہیئے۔

(۴) چندہ سالانہ اجتماع:۔ یہ چندہ ماہوار آمد کا ½ ۱ فیصد سالانہ مقرر ہے بشرطیکہ تین روپے سالانہ سے کم نہ ہو جملہ اراکین انصار اللہ سے وصول کر کے جلد بھجوا دیا جائے تاکہ اجتماع کے انتظامات احسن طریق پر سرانجام دئیے جا سکیں۔ اس مرکزی اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانا آپ کی ذمہ داری ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بصورت احسن اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

۳۱ اگست ۱۹۷۸ء تک چندہ مہمان خانہ مستورات کی کُل وصولی بفضلِ خدا ۳۰،۶۹۸ روپے ۹۱ پیسے ہو گئی ہے جبکہ اسی تاریخ تک اخراجات کی میزان ۳۵،۷۹۵۳ روپے ۲۳ پیسے ہو گئی ہے۔ ابھی تعمیر کا کام جاری ہے۔ تمام لجنات مزید چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں۔ جن بہنوں نے دو سو یا اڑھائی سو روپے دئیے ہیں انہیں مزید چندہ دینے کی تحریک کریں تا تین سو ہونے پر ان کے نام کندہ کروائے جا سکیں نیز جس بہن نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا وہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) میری بھانجی عزیزہ امۃ الحی منیر بی۔ اے (بنت مکرم برادرم شیخ منیر الدین صاحب بہاول نگر) کا نکاح بیس ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم مکرم شیخ محمد اصغر صاحب پروپرائٹر پیرس کلاتھ ہاؤس گلبرگ لاہور کے ہمراہ قرار پایا ہے۔ محترم شیخ اقبال الدین صاحب نائب امیر ضلع بہاولنگر نے ۱۶ جون ۱۹۷۸ء کو اس نکاح کا اعلان بمقام منیر کاٹیج عیدگاہ روڈ بہاولنگر کیا۔

عزیزہ امۃ الحی مکرم شیخ فیروز الدین صاحب مرحوم آف بہاولنگر کی پوتی اور مکرم شیخ محمد اسلم صاحب آف ڈنیا پور ضلع ملتان کی نواسی ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عقد کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(شیخ محمد نعیم شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے فرزند عزیزم بشیر احمد قریشی سارجنٹ پاکستان ایئر فورس کا نکاح ہمراہ عزیزہ جمیلہ نسیم صاحبہ سلمہا بنت مکرم محمد احمد بھٹہ صاحب مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ محمد اکرام صاحب پریذیڈنٹ حلقہ رحمان پورہ لاہور نے بمقام گرین ہاؤس شاہ کمال کالونی لاہور میں مورخہ ۴ مئی ۱۹۷۸ء کو پڑھا۔ عزیزہ جمیلہ نسیم مکرم حکیم محمد صدیق صاحب آف دواخانہ طب جدید ربوہ کی پوتی اور مکرم مولوی محمد شریف صاحب لدھیانوی صحابی کی نواسی ہیں۔ عزیزم بشیر احمد قریشی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے برادر زادہ حکیم قریشی امیر احمد صاحب مرحوم (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے پوتے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(سلطان احمد قریشی مارٹن کوارٹرز۔ کراچی)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ (اہلیہ ماسٹر عبد المجید صاحب مرحوم ٹیلر ماسٹر آف گوجرانوالہ) ۲۹ اگست کو ۱۰ بجے شب اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ۳۰ اگست کو بعد نماز ظہر گوجرانوالہ میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تابوت ربوہ لے جایا گیا ۳۰ اگست بعد نماز مغرب محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم میر محمود احمد صاحب ناصر نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ۵ لڑکے ۲ لڑکیاں اور ۴۲ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

(عبد الحق ناصر ناصر ٹیلرز جناح چوک ساہیوال)

(۲) میری خالہ جان محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ غلام حسین صاحب مرحوم ۹ ستمبر ۱۹۷۸ء کو رات ایک بجے وفات پا گئیں۔ اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا نماز جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق دے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام دے۔

(شیخ عبد القدیر دھوبی گھاٹ لائل پور آباد)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴